پروفیسر ڈاکٹر دلشاد بیگم*

عورت اور مرد کے جسمانی فرق کا اثر ان کی نفسیات پر ایک تجزیہ

عورت اور مرد جس طرح جسمانی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، اسی طرح ان کی نفسیات بھی ایک دوسرے سے جدا ہے۔ جو نفسیات کے ماہرین کی تحقیقات سے نمایاں ہے، وسیع تجربہ رکھنے والا جدید دور کا مشہور ماہر جنسیات ہیولاک ایلس لکھتا ہے: ''عورت اور مرد ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان میں آپس کی برتری کا سوال نہیں اٹھانا چاہیے، جب تک یہ جنسی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں، تب تک یہ نفسیاتی طور پر بھی ایک جیسے نہیں ہو سکتے''(1)

انگلینڈ کی مشہور سوشیالوجی کی ماہر خاتون ڈاکٹر واؤلا کلین (Dr. Violoklein) کی ایک مشہور کتاب "The Feminine Character" ''دی فیمینن کیریکٹر'' نامی چھپی ہے جس میں وہ ہولاک ایلس کا حوالہ دیتی ہیں اور یوں لکھتی ہیں:

"Women dislike the essentially intellectual process of analysis; they have the instinctive feeling, that analysis may possible destroy the emotional complexes by which they are largely moved and which appeal to them. Women dislike rigid rules and principles, and abstract prepositions. They feel that they can do the right thing by impulse, without needing to know the rule, and they are restive under the rigid order which a man is inclined to obey upon principles.

ترجمہ: ''یعنی عورتیں تجزیہ کو ناپسند کرتی ہیں جو کہ خالص عقلی اور ذہنی طریقہ کار ہے۔ ان میں جبلتی طور پر یہ احساس ہوتا ہے کہ تجزیہ سے جذباتی پیچیدگیوں (Complexes) کے برباد ہونے کا خطرہ ہے جن سے عورتیں زیادہ تر اثر پذیر ہوتی ہیں، اور جو ان کو اپیل کرتی ہیں یعنی پسندیدہ ہوتی ہیں۔ عورتیں بے لوچ قوانین واصولوں اور ذہنی مسائل کو ناپسند کرتی ہیں۔ وہ محسوس کرتی ہیں کہ وہ جذباتی ترنگ کے بغیر اصول کے جانے پہچانے صحیح راہ اختیار کر سکتی ہیں۔ وہ بے لوچ حکم کے خلاف

* پرنسپل گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج، پشاور

سرکشی دکھاتی ہیں۔ جبکہ مرد اس کی طرف مائل ہوتے ہیں کہ اصولوں کی متابعت اور فرمانبرداری کی جائے۔''(2)

ہیولاک ایلس لکھتا ہے: "Women breeds and tend men provides: it remains so even when the spheres ten to over lap"

''عورتیں بچے پیدا کرتی ہیں، اور ان کی پرورش کرتی ہیں اور مرد ضروریات زندگی مہیا کرتے ہیں۔ لیکن جب ان کے دائرہ کار ایک دوسرے سے ملے جلے یا متصل ہوں جب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔''

ماہواری کے دوران عورت میں جسمانی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں مثلاً

۱۔ جسم کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ ۲۔ جلد سے بہت زیادہ حرارت نکلتی ہے۔

۳۔ نبض سست ہو جاتی ہے ۴۔ خونی فشار کم ہو جاتا ہے۔

۵۔ (Blood Cells) کی تعداد میں تبدیلی واقع ہوتی ہے

عورت اور مرد کی جسمانی ساخت کا اثر ان کی نفسیات پر ایک تجزیہ

۶۔ پیشاب میں Urea اور Nitrogen کی کمی پروٹین میٹا بالزم کی کمی کو ظاہر کرتا ہے Protein Metabolism جو کہ صرف عورتوں میں ماہواری کے دوران ہوتا ہے اور مردوں میں یہ سب کچھ نہیں ہوتا۔

۷۔ Phosphate اور Chlorides کا کم اخراج اور Gaseous کا کیمیائی توڑ پھوڑ اس دوران کم ہوتا ہے۔

۸۔ پروٹین اور Fats کم ہضم ہوتے ہیں اور پوری طرح جزو بدن نہیں بنتے۔

۹۔ Mamory Glands میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، جو ان تبدیلیوں سے مشابہت رکھتی ہیں جو کہ Pregnancy کی شروعات میں ہوتی ہیں۔

۱۱۔ پٹھے اور پٹھے کو جوڑنے والی نس Reflexes کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ اس دوران دلجمعی اور دماغی بیداری کی قوت بھی کم ہو جاتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ تمام تبدیلیاں ایک صحت مند اور عام ماہواری والی عورت کے جسم میں واقع ہوتی ہیں۔ ماہواری کے دوران اہم ترین تبدیلی جو کہ (Nervous System) میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔(3)

''یکسوئی سے کام کرنے کی قوت اور ذہنی استعداد ختم ہو جاتی ہے، اسی دوران عورت کی کارکردگی معمول کی کارکردگی سے مختلف ہو جاتی ہے، تجزیہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ مثلاً ایک بس کنڈیکٹر غلط ٹکٹ نکالتی ہے، حساب کتاب میں غلطیاں کرتی ہے، اس دوران خواتین ڈرائیور زیادہ حادثات کرتی ہیں۔ اگر ٹائپسٹ ہو تو غلط بٹن دباتی ہیں، اور تو اور اگر گانا گانے والی ہو تو اس کے گلے کی آواز بتا دیتی ہے کہ وہ ماہواری میں ہے۔ اس دوران عورت کی آزادی اور ذمہ داری کی حس محدود ہو جاتی ہے، عورت موڈی ہو جاتی ہے، ایسے معاملات بھی ریکارڈ پر موجود ہیں کہ عورت جھگڑالو ہو جاتی

ہے۔شوہر اور نوکروں کے علاوہ بیچارے بچوں کو بھی وہ اپنے عتاب کا نشانہ بناتی ہے۔بعض اوقات تو ایسی عورتوں کو عدالت بلایا جاتا ہے کہ انہوں نے اجنبیوں کی بے عزتی کی ہوتی ہے۔[4]

The above mentioned facts explain the peculiarities of woman's psychic being which sharply differentiate her behaviour from the man[5]

مندرجہ بالا حقائق عورت کی نفسیات کو ظاہر کرتے ہیں جو اسکے رویے کو مرد کے رویے سے بالکل مختلف کر دیتے ہیں۔عورت کے رویے کا یہ واضح فرق اس کی جسمانی ساخت کی وجہ سے ہے اور اس میں بڑی وجہ اس کی ماہواری ہے جس کے دوران وہ معاشرے میں بھرپور کارکردگی نہیں دکھا سکتی۔ جو اس کی یاداشت اور غور و فکر کو بھی متاثر کرتی ہے۔اسی طرح چونکہ عورتیں بچے پیدا کرتی ہیں اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں جبکہ مرد بچے پیدا نہیں کر سکتے۔قدرت نے عورت کی جسمانی ساخت میں یہ خصوصیت رکھی ہے جس کی وجہ سے عورتیں اپنے جسم کے فیزیالوجیکل عمل میں جکڑی رہتی ہیں۔ مثلاً ولادت کے چھ ہفتہ بعد بھو کے دورانیہ میں دماغی تبدیلیاں نسبتاً زیادہ گہری ہوتی ہیں اس کے علاوہ بائیوکیمیکل تبدیلیاں بھی ہو سکتی ہیں جو دماغ کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہیں۔[6]

فرائڈ ماہر نفسیات یعنی بیسویں صدی کے بابائے نفسیات اپنی عمر بھر کی تحقیق سے یوں نتیجہ نکالتے ہیں اور اس کو تسلیم کرنے پر زور دیتے ہیں۔

فرائڈ کے نزدیک عورتوں میں مردوں کی نسبت انصاف کی حس اور شعور کم ہوتا ہے حسد کا مادہ زیادہ ہوتا ہے

''یعنی یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے کہ عورتوں میں انصاف کا شعور شناخت، تمیز اور معاملہ فہمی کی صفت بہت ہی کم ہوتی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے ذہن پر حسد کا غلبہ رہتا ہے، انصاف کیلئے ضروری ہے کہ حسد کے جذبے کی شدت کو کم کیا جائے۔ عورتوں کے متعلق ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ان میں مردوں کی نسبت سوشل دلچسپیاں کم ہوتی ہیں اور ان میں جبلتی خاصیتوں کو تحلیل کرنے کی استعداد بھی کم ہوتی ہے۔[7]

نفسیاتی تجزیہ کے دوران ہم دیکھتے ہیں کہ تیس سالہ مرد ہمیں بالکل جوان معلوم ہوتا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی نشو و نما کے سلسلے میں اچھا کام کر دکھائے گا اور نفسیاتی تجزیہ کے مواقع کا فائدہ اٹھائے گا لیکن اسی عمر کی عورت کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے کُڑپن اور نہ بولنے والی خاصیت سے ہمیں اکثر شش و پنج میں ڈال دیتی ہیں اس کی خواہش و پسند اپنی آخری پوزیشن اختیار کر چکی ہوتی ہے اور وہ اسے دوسرے کی خاطر ترک کرنے میں بے بس ہوتی ہے۔

دراصل عورت کا اصل کام فرائڈ کے نزدیک بچے پیدا کرنا، ان کی پرورش کرنا ہے اور وہ اس کے لئے پیدا کی گئی ہے اور یہ کام ہی وہ صحیح طور پر کر سکتی ہے ''یعنی حتیٰ کہ شادی بھی اس وقت تک پختہ نہیں ہوتی جب تک عورت اپنے خاوند کو بھی اپنا بچہ نہیں بنا لیتی اور اس کی دیکھ بھال ماں کا کردار ادا نہیں کرنے لگتی۔[8]

دراصل بچے کی دیکھ بھال کا کام اس قدر پیچیدہ اہم اور ہمہ وقت کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور ماں کے لئے دوسرے معاملات کی طرف توجہ دینے سے بچے کو محرومیت کا احساس ہوتا ہے۔ ماں کیلئے ایک وقت میں ایک بچے کی دیکھ بھال بھی ہمہ وقتی فرض ہوتا ہے۔ حیاتیاتی طور پر جانوروں کے مقابلے میں انسان کی ترقی کی وجہ محقق کے نزدیک یہی ہے مثلاً فلپ رھوڈس لکھتے ہیں: ''یعنی حیاتیاتی طور پر انسان کی کامیابی کی وجہ ارتقائی طور پر عورت کا انتخاب اس طرح سے ہے کہ عورت کو بچے کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں بھی اس کی پرورش اور دیکھ بھال میں بڑی احتیاط اور کوشش و محنت کرنی پڑتی ہے۔ ایسا اس وجہ سے ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوت ایک وقت میں ایک بچے پر مرکوز رکھ سکتی ہے۔ (9)

فرائڈ بابائے نفسیات جو نفسیات کے مندرجہ بالا نظریات کے بانی کہلاتے ہیں انکے نفسیاتی نظریات پر جب مزید تحقیق کی گئی تو وہ نتائج کم و بیش سامنے آئے جو بیسویں صدی کے اوائل میں فرائڈ نے پیش کئے تھے۔ اس سلسلے میں سابقہ تھیوری (Theory) کی تائید میں کچھ نئے حوالہ جات پیش خدمت ہیں: فرائڈ نے جو (Sex differences) بیسویں صدی کے اوائل میں اپنے تجربہ کے دوران بتائے تھے وہ درست ہیں۔ اسلئے فرائڈ کو بابائے نفسیات کہا جاتا ہے۔ اور یہ بات ماہرین نفسیات کے تجربوں سے ثابت ہے۔ "Tyler" ٹیلر جو ایک عظیم ماہر نفسیات ہے عورتوں اور مردوں کا فرق بتاتے ہوئے کہتا ہے:

"Tyler concludes that 'it is almost a universal finding that females are more dependent on people than males.(10)

ترجمہ: ٹیلر اس نتیجے کو اخذ کرتا ہے کہ 'یہ تقریباً عالمگیر تسلیم شدہ تجزیہ ہے کہ عورتیں مردوں کے مقابلے میں زیادہ لوگوں پر انحصار کرتی ہیں۔''

جیسا کہ "Maccoby and Jacklin" کی شائع شدہ کتاب "The psychalogy of sex differences" میں بتایا گیا ہے اور جو پندرہ سو سے زیادہ تحقیقی مقالوں کے حوالے سے اخذ کیا گیا ہے۔ کہ عموماً لڑکیاں لڑکوں سے پہلے بولنا سیکھ جاتی ہیں جبکہ لڑکوں کو بولنے میں دقت پیش آتی ہے' ابتدائی عمر میں لڑکیوں کی یاداشت لڑکوں سے بہتر ہوتی ہے "Maccoby and Jacklin" جو نتیجہ باتوں میں مہارت کا لڑکیوں کے حوالے سے اخذ کرتے ہیں وہ مرد و عورت کے درمیان نفسیات کے حوالے سے تسلیم شدہ فرق ہے۔ (11)

جہاں عورتوں میں بولنے کی استعداد مردوں سے بڑھ کر ہوتی ہے وہاں مردوں میں حساب دانی کی استعداد اور ہاتھ سے کام کرنے کی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ قابلیت لڑکوں میں سکول کے زمانے سے ظاہر ہونے لگتی ہے۔ لڑکوں میں یہ فرق صرف حساب دانی کی حد تک نہیں ہوتا بلکہ وہ مسائل جن کا تعلق حساب سے ہوتا ہے وہ بھی حل کر لیتے ہیں۔ اس معاملے میں لڑکے لڑکیوں سے بہت آگے بڑھ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مرد زیادہ تر (Math and Science) مردانہ

مضامین لیتے ہیں کیونکہ ہائی سکولوں میں لڑکے زیادہ تر حساب اور سائنس لیتے ہیں۔(12)

"We find difference favoring males in the judgment and manipulation of special relationship for example starting in a latency and extending through adulthood males tend to perform better than do females on mazes, puzzle boxes, and that require that pieces fitted together quickly and accurately..... males generally tend to perform better on tests of this cognitive ability. Therefore psychologists have tended to generalize from such results to conclude that males have greater analytical ability and are more able to restructure problem or break a set.(13)

ترجمہ: ''ہم دیکھتے ہیں کہ مرد نسبتاً بہتر جج ہوتے ہیں اور ہاتھ سے کام کرنے میں بہتر ہیں مثلاً بچپن سے جوانی تک مرد معمے حل کرنے میں اور یہ کہ کس طرح ٹکڑوں کو صحیح طور پر پھرتی سے جوڑنے میں ماہر ہوتے ہیں۔ مرد زیادہ تجزیہ نگار اور منطقی ذہن کے مالک ہوتے ہیں اس لئے نفسیاتی ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مرد عموماً زیادہ تجزیاتی قابلیت رکھتے ہیں۔ کسی مسئلے کے حل کرنے میں کسی ٹوٹے سیٹ کے جوڑنے میں زیادہ قابل ہوتے ہیں۔''

"It appears that the infant female is more prone than the male to the distress state normally called fear, the female's earlier display of fear, motor inhibition and preference to stay closer to the mother" (14)

ترجمہ: یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شیرخوارگی میں لڑکی تناؤ کی جانب جیسے عموماً ''خوف'' کہتے ہیں زیادہ مائل ہوتی ہے، بہ نسبت لڑکے کے۔ لڑکی خوفزدہ جلدی ہوتی ہے اور خوف کی وجہ سے وہ کھیلنا چھوڑ کر ماں کے قریب آنے کو ترجیح دیتی ہے۔

"Female may really be some what more unstable emotionally than males" (15)

ترجمہ: عورتیں شاید حقیقت میں جذباتی طور پر مردوں کے مقابلے میں زیادہ غیر متوازن ہوتی ہیں۔

Women's treatments rates for mental illness are higher than men's(16)

ترجمہ: نفسیاتی تحقیق سے جو بات سامنے آئی ہے کہ ذہنی امراض کے علاج میں عورتوں کی مقدار مردوں سے زیادہ ہے۔

"Differences between men and women in their behabviour.

ترجمہ: مردوں اور عورتوں کے رویے میں یہ فرق ہوتا ہے کہ عورتیں اردگرد ماحول کی طرف جلد متوجہ ہوتی ہیں چاہے وہ تیار شدہ اشیاء ہوں، جبکہ مرد تعمیراتی ذہن کے مالک ہوتے ہیں، اور کارآمد چیزوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

ان میں سے کچھ فرق ایسے ہیں جو زندگی کے بالکل اوائل میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور دوسرے بلوغت کے بعد ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ لیکن چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ یہ فرق تمدن سے بالکل آزاد نظر آتے ہیں جیسا تمدن گھانا کا ہے، سکاٹ لینڈ اور نیوزی لینڈ اور امریکہ کا ہے، ہر جگہ یہ فرق ایک سا ہے۔

عورتیں چھونے کے لئے کافی حساس ہوتی ہیں۔عورتیں نفاست کے کاموں میں کافی بہتر ہوتی ہیں۔عورتوں کا معلومات اکٹھا کرنے اور مسائل کو حل کرنے کا طریقہ کار مردوں سے جدا ہوتا ہے۔مرد اصول پسند ہوتے ہیں۔وہ زیادہ تنگ نظر اور ایک بات کے قائل ہوتے ہیں اور عورتوں کے مقابلے میں محدود سوچ کے مالک ہوتے ہیں۔عورتیں مقابلتاً کسی خاص کام کے تقاضے کے مطابق کم یکسوئی سے کام کرتی ہیں۔وہ دستکاری کے کاموں کی ماہر ہوتی ہیں اور وہ عام طور سے اس قسم کی معلومات جلد اکٹھا کر لیتی ہیں۔عورتیں باتونی ہوتی ہیں اور مرد عملی ہوتے ہیں۔کیونکہ یہی اہم ترین خوبی ان کے اندر موجود ہے۔اور یہی وہ فرق ہے جو ان کے درمیان وسیع پیمانے پر تسلیم کیا گیا ہے۔مرد خلاء میں خود کو ڈھال سکتے ہیں وہ سمت معلوم کرنے کی اچھی حس رکھتے ہیں۔عورت اور مرد کا یہ فرق اس وجہ سے بھی ہے کہ تمام تہذیبوں میں لڑکوں کو عملی بنانے کی ترغیب دی جاتی ہے اور تسخیر کرنے کی ہمت دلائی جاتی ہے جبکہ لڑکیوں کو صبر کرنے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ لفاظی اور موسیقی میں ان کی ہمت بڑھائی جاتی ہے۔اس طرح وہ آہستہ آہستہ اس رنگ میں رنگ جاتے ہیں جو تہذیب ان پر مسلط کرتی ہے' لیکن اس وضاحت کو اس حقیقت کے ذریعے کاٹ دیا جاتا ہے کہ یہ فرق زندگی کے بالکل اوائل میں ظاہر ہونے لگتے ہیں' لڑکیاں آوازوں کے لئے بھی زیادہ حساس ہوتی ہیں۔مرد کے مقابلے میں آوازیں ان کو دُگنی بلند لگتی ہیں۔ لوگوں کو یاد رکھنے کی خوبی عورت میں زیادہ ہوتی ہے' بجائے خلائی چیزوں کے یاد رکھنے کے لئے عورتوں اور مردوں کے اپنے کرداروں میں مختلف خامیاں یا معذوریاں بھی ہیں۔عورتوں کو ڈپریشن (Depression) اور ہسٹریا (hysteria) کے دورے پڑتے ہیں اور عورتیں حساب دانی نہیں جانتی اور بصری اور مکانی مشاہدہ نہیں کر سکتیں اور مردوں میں زیادہ مردانگی' خودسرائی کی کمی کی خامیاں ہیں جو زبان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔اب ہم یہ پورے یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ اختلافی خوبیاں پیدائشی طور سے ہیں تو پھر ہم فرق کر سکتے ہیں کہ جو بھی اصل ہو وہ یقینی طور پر مرد اور عورت کے دماغ میں موجود ہوتا ہے۔لیکن جو ثبوت مختلف ذرائع اور مختلف لیبارٹریوں سے حاصل ہوا ہے تمام دنیا کی لیبارٹریوں سے حاصل ہوا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کا دماغ کم مضبوط اور کم منظم ہوتا ہے اور اطراف والا ہوتا ہے۔مرد کے دماغ کی نسبت مثلاً دائیں ہاتھ والے مردوں میں زباندانی کا حصہ کم تقسیم ہوتا ہے۔جبکہ بصری مکانی مشاہدہ بائیں نصف کرۃ کی طرف تقسیم ہو جاتا ہے۔جبکہ دائیں ہاتھ والی عورتوں میں ایسا نہیں ہوتا۔

لاس ڈل (Lasdell) نے پہلی بار تجویز کیا ہے کہ دماغی نظام دونوں جنس میں الگ الگ ہوتا ہے۔اس مطالعہ اور دوسرے مطالعوں کی بنیاد پر جینٹل ایم سی گلون (Jeannetle M.C. Glone) نے دلیل دی ہے کہ مرد کا دماغ فیصلہ کن حد تک عورت کے دماغ سے زیادہ اطراف والا ہوتا ہے۔جیسا کہ لیری لیوی (Lerre levy) کہتی ہے کہ مرد کا دماغ زیادہ مضبوطی سے عملاً منظم ہوتا ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ مرد اور عورتیں بالکل مختلف طرح سے ادائیگی (Perform) کرتے ہیں۔مردوں اور عورتوں کے دماغ مختلف طرز پر بنے ہیں' اور مختلف طریقے سے خون

ان کو مہیا کیا جاتا ہے۔ جب عورتیں باتیں کرتی ہیں اور بصری مشاہدہ اور مکانی مشاہدہ کا کام کرتی ہیں تو ان کا بایاں اور دایاں دماغی کرہ زیادہ طاقت استعمال کرتا ہے۔ مردوں کی نسبت ہماری ننانوے فیصد تاریخ سے ظاہر ہے کہ ہم انسان ایک شکاری گروہ کی مانند ہیں اور ایک شکاری گروہ کے معاشرے میں مردوں پر زیادہ دباؤ ہوگا اور وہ بہت مخصوص ہوں گے اور شکاری کے طور پر خاص ہوں گے۔ کامیابی سے شکار اور بقاء کے لئے مردوں کو اچھی جسمانی لچک' منزل کی سمت کا معلوم ہونا' بالکل صحیح نظر اور فاصلے کو صحیح طور سے ناپنے کی خوبی سمت کا تعین ضروری چیزیں ہیں۔ اور حالات و واقعات کو صحیح طور سے پرکھنا اور بصری مشاہدہ اور مکانی مشاہدہ ضروری ہے۔ جس کو سائنسدانوں نے آج کے مردوں میں معلوم کیا ہے' ان مہارتوں کو حاصل کرنے کے لئے ان کو اچھا دماغ درکار ہوگا' دماغی وسعت اور فطرتی خلاء درکار ہوگی۔ (17)

میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی تخلیق میں جو نمایاں فرق رکھا ہے وہ اس معاشرے کی ضرورت تھی اور اسی بناء پر مرد اور عورت کو جدا ذمہ داریاں سونپی گئیں ہیں۔ عورتوں کو مختلف انقلابی دباؤ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ خوبیاں مادرانہ معاشرتی اور تمدنی ہیں۔ عورت کو مختلف جسمانی مہارت کی ضرورت تھی' نیز عورت کو مختلف دماغی نظام اور بہتر رابطائی نظام دیا گیا ہے۔ شاید زبان اور اسکے استعمال کی ضرورت تھی تو انہوں نے عورت کے دماغ میں مختلف انتظامی ڈھانچہ ڈال دیا۔ عورت وہ سریش ہے جو معاشرے کو یکجا کرتی ہے' ان کا کردار اس گروہ میں اکھٹا کرنے والا ہے' خوارک دینے والا ہے جوان کے لئے چنا گیا ہے۔ عورتیں نفاست سے کام کرتی ہیں۔ ان کا کردار معاشرتی رابطہ رکھنے والا ہے۔ خیال رکھنے والا امن قائم کرنے والا اور وہ اپنے بچوں کی محافظہ ہیں جس کو انتہائی جذباتی اور زیادہ خوبی والا بنایا گیا ہے جو کہ ماحول کی کسی بھی دھمکی کا جلد جواب دیتی ہیں۔ آج کی عورت میں یہ تمام خوبیاں کسی نہ کسی درجے میں موجود ہیں۔ جو اپنے دماغ کے نظام کے تحت کام کرتی ہیں۔ عورت ہتھیار کے طور پر زبان استعمال کرتی ہے اور رابطے کے لئے زبان استعمال کرتی ہے جبکہ مرد اسے مکانی اور بصری مشاہدہ کے لئے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے اور منطقی دلائل کے لئے استعمال کرتا ہے۔ (18)

گویا جو یہ تحقیقات سے سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مرد بصری مکانی مشاہدہ اور تجزیاتی دلائل دینے میں خواتین سے برتر ہوتے ہیں اور یہ ان کے جسمانی اور دماغی ساخت کا تقاضا ہے جبکہ خواتین وجدانیت کی طرف مائل رہتی ہیں اور ان کا بصری مکانی مشاہدہ اور تجزیاتی ذوق کمزور ہوتا ہے اس بات کو قرآن کریم نے چودہ سو سال (۱۴۰۰) پہلے یوں بیان کر دیا تھا۔ اومن ینشؤ فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین۔ (19)

ترجمہ: جو زیورات میں پرورش پاتی ہیں اور جھگڑے کے وقت اپنے ماضی الضمیر کی ادائیگی میں غیر واضح رہتی ہیں۔

عورتیں مردوں کی نسبت پانچ یا چھ گنا زیادہ ڈپریشن کا شکار ہوتی ہیں۔

عورتوں میں توہم پرستی اور نجوم پر بھروسہ مردوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور وہ جلد افواہوں سے متاثر ہو جاتی

ہیں۔عورت بہت جلد کہنے میں آ جاتی ہے۔آسانی سے جرم کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔عورت کے لئے بغیر مرد کے سہارے کے رہنا مشکل ہوتا ہے۔وہ سہارے کی تلاش میں رہتی ہے یہ عورت اور مرد کا بنیادی فرق ہے۔

عورت اور مرد کے اسی طبعی، نفسیاتی اور دماغی فرق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو حسب حال ذمہ داریاں ان پر ڈالی ہیں۔ مثلاً مرد پر زیادہ وزنی، دماغی بوجھ ڈالا گیا ہے، اس لئے کہ مرد طاقتور ہوتا ہے۔ذہنی اور منطقی کام بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ عورتیں چونکہ زیادہ ذہنی دباؤ برداشت نہیں کرسکتیں اس لئے ان پر زیادہ ذہنی دباؤ کی ذمہ داریاں نہیں ڈالی گئیں۔ایک تحقیق کے مطابق ''ہر سال ۴ کروڑ امریکن ڈپریشن (حزن وملال) کا شکار ہوتے ہیں۔جن میں ۲/۳ عورتیں ہوتی ہیں اور مردوں کی تعداد ۱/۳ ہوتی ہے۔ہسٹریا کا مرض خاص طور سے عورتوں کو لاحق ہوتا ہے''(20)

مرد اور عورت کی اسی طبعی فرق کو مدنظر رکھ کر اسلام نے مرد و عورت پر مناسب ذمہ داریاں ڈالی ہیں تاکہ زندگی رواں دواں رہے۔

مصادر مراجع و حواشی

(1) Violaklein Ph.D "The Feminine Character" PP 47 London 1946

(2) Ibid, PP47

(3) The Biological Tragedy of Women by Dr. Shichayaoof. PP118-121. Printed in London

(4) Ibid, PP 124-128 (5) Ibid, PP 132

(6) پروفیسر فلپ ڈھوڈز جولندن یونیورسٹی کے سینٹ تھامس ہسپتال میں گائنوکالجی اور آبشیرکس کے چیرمین ر پروفیسر ہیں اپنی کتاب "Women" ص ۱۲۹ پر لکھتے ہیں۔

(7) New Introductory Lectures PP.172, Hogarth Press London, 1949

(8) Ibid, PP 173 (9) "Women" Philip Rhodas, PP 132

(10) Tyler Bork "The Psychology of human Differences" PP 257, 1965 USA

(11) Psychology of sex differences 1974 , PP 355 by "Maccoby & Jacklin"

(12) Huston, 1984, West off 1979,"Han book of Child psychology" Sex defying, Vol.6, women: insearch of equality. (13) Maccoby & Jacklin from "Current controversies and issues in Personality" by Lawrance A. Dervin, PP 182, Chap-7 (14) Kagon book Human sexuality in four perspective from chapter" Psychology of sex differences" published by Kagon, USA, PP 104

(15) "The psychology of human differences" by Tyler Pub: USA 1965, PP 257

(16) Kaplan, 1983 PP 786, American Psychologist quoted (in the book written by lawrence A. Dervin, Printed USA, PP 219, 1978 (17) "Sex and the Brain" by Jodurden- Smith and Dane lestomone, A break through the War of Science, USA (18) Ibid.

(19) القرآن: ۴۳: ۱۸ (20) "The Brain and the sex" PP. 102